حضرت مفتی شعیب رضا نعیمی
کی تحریر کردہ کچھ علمی یادیں

محمد راحت خاں قادری

بانی وناظم دار العلوم فیضان تاج الشریعہ بریلی شریف

حضرت علامہ مفتی شعیب رضا نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے گوناگوں خصوصیات وکمالات سے نوازا تھا، دور حاضر کے نوجون علما میں ان کا ایک منفرد اور نمایاں مقام تھا، علوم وفنون کے ماہر، لائق وفائق خطیب، عربی کے عمدہ ادیب، فقہ وافتا سے شغف رکھنے والے، گفتگو میں شرافت وذکاوت، لہجے میں حلاوت و لطافت، شخصیت میں جاذبیت ومقناطیسیت، دین ومذہب میں متصلب ------ع

جس کی سانسوں سے مہکتے تھے در وبام ترے

اے مکاں بول کہاں اب وہ مکیں رہتا ہے

آپ 27 ؍اکتوبر 1974ء کو موضع دودھلہ، پوسٹ دودھلی، تھانہ کرت پور، تحصیل نجیب آباد، ضلع بجنور، اتر پردیش میں پیدا ہوئے۔ گجرولہ نجیب آباد میں پرائمری سے درجہ آٹھ تک، تحصیل دھام پور بجنور میں عربی فارسی کی ابتدائی کتابیں، پھر بھوجپور ضلع مراد آباد میں رابعہ تک تعلیم حاصل کی، اس کے بعد چمن صدر الافاضل جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں درجۂ فضیلت تک تعلیم مکمل فرمائی اور 1994ء میں اعلیٰ نمبروں سے فراغت حاصل کی، اس کے علاوہ مرکز الثقافۃ السنیہ کیرالا، جامعہ نظام الدین اولیا دہلی اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے بھی تعلیم حاصل کی اس کے بعد دین وسنیت کی خدمات کے لیے ہندوستان کی راجدھانی دہلی، سبھاش وہار نارتھ گھونڈا میں ''اسلامی مرکز'' نام سے ایک ادارہ قائم فرمایا۔

مفتی صاحب قدس سرہ سے میری کچھ ملاقاتیں تھیں آپ مجھ پر بہت شفقت فرمایا کرتے تھے اور میں جب بوقت ضرورت حضرت سے کوئی مشورہ کرتا تو مجھ کو اپنائیت کے ساتھ اپنے مفید مشوروں سے نوازتے تھے ٹیلی گرام پر ہمارا ایک گروپ ہے (جس کا بنیادی مقصد دین وسنیت کی نشر واشاعت اور سنیت کے خلاف سازشیں کرنے والوں کے فتنوں کو ناکام کرنے کے لیے بروقت کوئی لائحۂ عمل تیار کرنا ہے) حضرت مفتی صاحب قدس سرہ بھی ہمارے اس گروپ کا ایک اہم ستون تھے آج اگرچہ وہ ہمارے درمیان نہیں رہے لیکن وہ تحریریں جو حضرت نے مختلف اوقات میں لکھ کر احباب کے ساتھ شیئر کی ہیں ابھی بھی ٹیلیگرام پر موجود ہیں ان کی تحریروں میں آخرت کی فکر، علمی نکات، تصوفانہ مزاج، تحقیقی کلام، خود اعتمادی، حسن اخلاق، سنیوں سے ہمدردی وغیرہ بہت سی خوبیاں نمایاں ہیں لہذا ان کی مختلف مواقع کی شیئر کردہ بعض تحریروں کو افادۂ عام کے لیے ذکر کیا جاتا ہے۔

22 ؍دسمبر 2016ء کو حضرت سے نہایت ہی مختصر ملاقات ہوئی علالت طبع کے باوجود نہایت ہی خوش مزاجی سے پیش آئے، خیریت معلوم کی، دریافت کرنے پر اپنی بھی طبیعت ٹھیک بتائی، میں نے کچھ کتابیں پیش کیں ان کو لے کر کاشانۂ حضور تاج الشریعہ میں تشریف لے گیے اور دوسرے دن یہ محبت بھرا پیغام ارسال فرمایا:

''سلام مسنون!

عزیزم فاضل گرامی قدر مولانا راحت خان صاحب!

علالت طبع کی وجہ سے آپ سے کوئی گفتگو نہ کرسکا لیکن آپ کا دیا ہوا سارا لٹریچر پڑھ لیا''۔

23 ؍دسمبر 2016ء کو مرحوم مولانا منیف رضا بریلوی کی علالت کی خبر سن کر ان کے لیے ان الفاظ میں دعا فرمائی:

''اللہ تعالیٰ مولانا منیف رضا کو صحت کاملہ عطا فرمائے آمین''۔

26 ؍دسمبر 2016ء کو اپنے لیے دعائے صحت کی ان محبت بھرے الفاظ میں گزارش فرمائی:

''اہل عشق ومحبت کے لئے امام اہل سنت، شہید عشق ومحبت کا ایک شعر نذر کرتا ہوں اور گزارش کرتا ہوں کہ اس شعر کو عشق ومحبت سے پڑھ کر پیارے آقا، داتا طبیب روحانی وجسمانی سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں میرے لئے استغاثہ کریں کہ اللہ مجھے صحت کامل وعاجل عطا فرمائے:

تم نے تو لاکھوں کو جانیں پھیر دیں

ایسا کتنا رکھتے ہیں آزار ہم

امام بوصیری سرکار علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں:

حاشاہ ان یحرم الراجی مکارمہ

او یرجع الجار منہ غیر محترم‘‘

دعا کی گزارش کے لیے یہ کتنا منفرد اور انوکھا انداز اختیار کیا کہ ایسا لگتا ہے کہ ہر ایک لفظ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت خوشبو سے سرشار ہے۔

27/دسمبر 2016ء کو مولانا منیف رضا بن حضرت علامہ حنیف خاں رضوی بریلوی بانی امام احمد رضا اکیڈمی، وصدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف کی رحلت کی خبر پڑھ کر یہ تعزیتی کلمات تحریر فرمائے:

’’یہ خبر وحشت اثر پڑھ کر استرجاع پڑھا اور مرحوم و مغفور مولانا منیف رضا کے لئے دعائے مغفرت کی اور اللہ تعالیٰ حضرت علامہ محمد حنیف صاحب کو اور ان کی اہلیہ محترمہ و اعزا و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے‘‘۔

۲/جنوری 2017ء کو ان الفاظ میں ایک خوش خبری سے شاد کام فرمایا:

’’خوشخبری!

30/دسمبر 2016 جمعہ گزر کر رات تقریبا دس بجے حضور تاج الشریعہ کے دولت کدہ پر 6(چھ) دیوبندی مولویوں کو فقیر قادری محمد شعیب رضا نے توبہ کرائی ان کو کلمہ پڑھایا اور دیوبندیوں کے عقائد کفریہ سے توبہ کرائی اور سب کو وکالتاً حضور تاج الشریعہ کے لئے بیعت کیا، دیوبندیوں کے طواغیت اربعہ کی کفریہ عبارتیں ان لوگوں کو بتائیں انہوں نے اس سے توبہ کی نیز اعلی حضرت کے علم وفضل کے بارے میں بتایا، بالخصوص فن حدیث کے سلسلہ میں میں نے بتایا کہ اعلی حضرت اپنے وقت کے امام بخاری تھے، اللہ تعالی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ ان کو استقامت عطا فرمائے اور مجھے شفائے عاجل کلی عطا فرمائے اور اس کام کو میرے لئے توشہ آخرت بنائے آمین‘‘۔

3/جنوری 2017ء کو حضرت مولانا غلام مصطفیٰ رضوی نعیمی مدیر اعلیٰ سواد اعظم دہلی نے حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ سے ملاقات کر کے یہ تاثر پیش فرمایا:

’’آج صبح 9 بجے حضرت مفتی شعیب رضا نعیمی حفظہ اللہ سے دہلی میں واقع گھر میں ملاقات کی...... دیکھ کر طبیعت بوجھل ہوئی آپ ایک دم کمزور ہوگیے ہیں، مگر اللہ کا بڑا فضل ہے کہ آپ لگاتار روبہ صحت ہیں اور ڈاکٹری رپورٹیں مسلسل امید افزا آرہی ہیں امید ہے جلد ہی حضرت مکمل صحت یاب ہوکر پھر سے دین وسنیت کا کام کرسکیں.... بڑی خوشی کی بات یہ ہے اس وقت بھی حضرت مذہبی گفتگو اور تحقیقی بات چیت میں بڑی دل چسپی سے حصہ لے رہے ہیں..... ملکی وملی امور پر بھی نگاہ ہے..... یہ سب بلاشبہ اللہ کا فضل اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایتیں ہیں.... مولی تعالی ان کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے.....

غلام مصطفیٰ نعیمی‘‘

اس کے بعد 5/جنوری 2017ء کو مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے اس کا جواب ان الفاظ میں تحریر فرمایا:

’’گرامی وقار حضرت مولانا غلام مصطفیٰ نعیمی صاحب 3/جنوری صبح میں ملاقات کے لیے تشریف لائے اللہ ان اور ہم سب کو مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا غلام بنائے آمین۔

مولانا ممدوح نے کرم فرمائی کی اللہ تمام اہلسنت کو صحت وعافیت سے رکھے، دیر تک میری طبیعت کے بارے میں پوچھتے رہے اور احباب کی کرم فرمائیوں اور دعاؤں کا ذکر کرتے رہے، دوران گفتگو مولانا موصوف نے عجیب وغریب حالات کا انکشاف کیا جن کا سدباب نہایت ضروری ہے اور یہ ہماری شرعی ذمہ داری ہے۔ مولانا نے موڈرن مودی تصوف کی حامل تنظیم کے ایک لیکھک ممبر کا ذکر کیا وہ اردو ہندی اخبارات کے لئے کچھ لکھتے ہیں اور انگریزی اخبارات کے لیے کچھ لکھتے ہیں یہی ان کے موڈرن مودی تصوف کی پہچان ہے‘‘۔

5/جنوری 2017ء کو یہ اشعار لکھ کر بھیجے:

''جنت تو مفت میں مل جائے گی لیکن

عشق نبی میں وارفتہ رہنا ضروری ہے

دوا مخور شہد نوش و مزدہ نیوش

بیا مریض بدار الشفاء آل رسول

آنکہ گویند اولیاء راہست قدرت از الہ

باز گردانند تیر از نیم راہ اینا یاں توئی

شاہ عالم بمن ناکس ناداں مددے

زینت عرش بریں سید ذیشاں مددے

رحم فرما بمن زار و پریشان مددے

غوث اعظم شہ دیں افسر شاہاں مددے

منبع فیض و کرم فیض رسان عالم

نظر مہر بمن مرشد دوراں مددے

در دو عالم بکسے غیر ندارم کارے

لطف فرما بمن خوار و پریشاں مددے

دورم از منزل مقصود نمی یابم راہ

جلوہ فرما بمن اے خضر بیاباں مددے

من ناچیز سراسیمہ پریشاں حالم

خضر دریائے کرم سوئے غریباں مددے

من سیہ کارم و حیرت زدہ ء کار خودم

والی ملک جناں مہر درخشاں مددے

شرمسارم زتبہ کاری خود در ظلمت

ماہ تاباں مددے مہر درخشاں مددے

قبلہ و کعبہ و سلطان دو عالم ہستی

رحم کن بہر خدا خاصہ رحمن مددے

انتظار نظر تست من نوری را

شاہ عالم مددے حاکم دوراں مددے

اعتماد کرم تست من نوری را

اے خدا جوئے خدا بین و خدا داں مددے

یہ کلام بلاغت نظام رشحۂ خامۂ عنبریں شمامۂ اقدس حضرت جلیل البرکت نور العارفین سلالۃ الواصلین حضور پر نور سیدنا و سندنا و مولانا مولوی سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب مارہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہ کا ہے۔

ہم آپ حضرات کی خدمت میں جلد ہی امام اہل سنت کا فارسی پیش کریں گے جو آج تک حدائق بخشش میں نہیں چھپا ہے۔''

اس کے بعد آپ نے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی قدس سرہ کا یہ نایاب کلام ارسال فرما کر ہم لوگوں کو شادکام فرمایا:

''کلام الامام امام الکلام غیر مطبوعہ ہے جسے ہم نے اہل سنت کی آواز جلد سوم حصہ چہارم صفحہ 31 سے لیا ہے یہ مبارک رسالہ حضرت عظیم البرکت مفتی سید شاہ اولادرسول محمد میاں صاحب کی سرپرستی میں شائع ہوا ہے اور رسالہ کے مرتب حضرت اقدس سیدنا وسندنا ومولانا آل مصطفی سید میاں قادری ہیں۔

وحدت عیاں زجلوہ شان محمد است

توحید کشف راز نہاں محمد است

دانی کہ چیست رونق تصویر کائنات

حق جلوہ گرز نام ونشان محمد است

آں جان جاں کہ پردہ زروحانیاں گرفت

جان محمد است وجہان محمد است

تنویر علم غیب بہر جوہرے کجا

ایں شب چراغ گوہر کان محمد است

حرفیکہ جز خدائے نگوید حدیث اوست

قرآں اگر تمام زبان محمد است

صید مشیت اندر رضا بندگان عشق

تقدیر او کے زکمان محمد است''

6رفروری 2017ء کو یہ لکھ کر ارسال فرمایا:

''السلام علیکم

اللہ جملہ اہلسنت کو بخیر وعافیت رکھے آمین!

آج رات ان شاء اللہ ہم حضور سرکار نور مرشد مفتی اعظم کا عربی۔فارسی اور کلام پیش کریں''۔

پھر رات کو اہل سنت کی آواز کے کئی صفحات ارسال فرمائے جن میں تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مصطفےٰ رضا خاں قادری قدس سرہ کے عربی وفارسی کلام ہیں اور ان صفحات کے آخری مضمون کا عنوان ''برکات خاندان کے برکات'' کے نام سے ''قوالی'' کے متعلق تاج العلما حضرت سیدنا شاہ محمد میاں قادری برکاتی مارہروی قدس سرہ کا تحریر فرمودہ ہے اس پر یوں تبصرہ فرماتے ہیں:

''یہ مضمون ان حضرات کے لئے عبرت ہے جو قوالی کے جواز کی راہیں پیدا کر رہے ہیں ہمارے ان مشائخ شریعت وطریقت کی تحریرات کو دیکھیں:

میں محمد میاں کے ساتھ ہوں

تو بتا تو کس کے ساتھ ہے''

تنبیہ الجہال بالہام الباسط المتعال کی ترتیب وتخریج کا کام ناچیز راقم السطور نے کیا ہے لیکن ابھی اس کے بعض مقامات مجھ سے حل نہ ہو سکے ایک دن 6رفروری 2017ء کو ایک عبارت کی تخریج کے سلسلے میں احباب سے گفتگو چل رہی تھی میں نے احباب سے عرض کیا:

''شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ کی تصنیف ''رجوم الشیاطین'' کی اشد ضرورت ہے اہل علم تعاون فرمائیں۔''

محب گرامی قدر میثم بھائی لاہور پاکستان نے سوال کیا:

''اس کا تذکرہ کہاں پڑھا آپ نے؟''

حضرت علامہ مفتی محمد ذوالفقار نعیمی صاحب، نوری دارالافتا، کاشی پور، اتراکھنڈ نے ارشاد فرمایا:

''اس نام کی کوئی کتاب حضرت کے حوالے سے نظر سے نہیں گزری اس کا ذکر جہاں ہے وہاں مزید غور کرلیا جائے یہ(اس نام سے) کتاب کسی سنی عالم نے شیعہ کتاب کے جواب میں لکھی تھی''۔

محب گرامی قدر میثم بھائی لاہور پاکستان نے ان الفاظ میں ان کی توثیق فرمائی:

''جی مجھے بھی حیرت ہوئی ہے رجوم المذنبین شہاب ثاقب از حسین مدنی ٹانڈوی کی کتاب کا نام ہے رجوم الشیاطین نام کی حضرت شاہ صاحب کی کتاب پہلی بار سنی''۔

حضرت علامہ مفتی محمد ذوالفقار نعیمی صاحب، نوری دارالافتا، کاشی پور، اتراکھنڈ نے مزید ارشاد فرمایا:

''رجوم الشیاطین نام کی کئی کتابیں دیکھی ہیں مگر شاہ صاحب کی کبھی نہیں دیکھی''۔

بہرحال اس متعلق لمبی گفتگو ہوجانے کے بعد حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے محبت بھرے انداز میں یہ رہنمائی فرمائی:

''محترم حضرات محققین! **زادکم اللہ شرفا و مجدا و علما**

''تنبیہ الجھال'' نامی کتاب حافظ بخش آنولوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے نام سے منسوب کتاب ہے، اس میں **رجوم الشیاطین** نامی کتاب کا حوالہ مندرج ہے یقینا یہ کتاب ضرور موجود ہوگی اگرچہ اس وقت نایاب ہوگئی ہو تلاش جاری رکھی جائے ضرور ملے گی، ممکن ہے کہ رضا لائبریری رامپور یا خدا بخش لائبریری پٹنہ بہار یا صولت لائبریری رامپور یا فتحپوری مسجد دہلی میں موجود ہو، علامہ سید شاہد علی رامپوری سے رابطہ کیا جائے وہ ضرور نشان دہی فرمائیں گے۔''

راقم السطور نے حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی نشان دہی پر حضرت علامہ مفتی سید شاہد علی رامپوری دام ظلہ سے رابطہ کیا حضرت نے بھی فرمایا کہ نہ ملنا اس بات کی دلیل نہیں کہ شاہ صاحب کی اس نام سے کوئی کتاب ہی نہیں تلاش و جستجو جاری رکھیے کہیں سے ان شاءاللہ مل جائے گی۔

14رفروری 2017ء کو حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ کے ''تاج الشریعہ'' لقب پر کسی کی طرف سے اعتراض سنا معترض نے یہ کہا تھا کہ کسی کے لیے بھی تاج الشریعہ کا لقب استعمال کرنا درست نہیں ہے تب آپ نے یوں لکھا:

''بھائی کیا بتائیں کسی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختار و غیب داں، شفیع عاصیاں ہونے پر اعتراض ہے تو کسی کو غوث اعظم کی غوثیت عظمیٰ پر اعتراض ہے تو کسی کو غوث پاک کی افضلیت پر اعتراض ہے کسی کو اس پر اعتراض ہے کہ اعلی حضرت نے علامہ عبدالقادر بدایونی رحمہ اللہ کو تاج الفحول کہہ دیا معترضین کو اعتراض ہے کہ یہ درست نہیں اور محبین کو اپنے ممدوحین کو القابات سے یاد کرنے کی لذت سے مشغولیت ہے، بہرحال اہل حق اور باطل کے درمیان معرکہ چلتا رہے گا اور اہل حق اپنے ممدوحین کو معلّٰی القابات سے یاد کر کے فتح علم بلند کرتے رہیں گے اور ان معترضین کا حال بالکل ان گستاخوں کی طرح ہے کہ انبیا و اولیا کے لئے ہم فضائل بیان کریں تو شرک و کفر کے فتاوی سیاسی پارٹیوں کے پمفلیٹ لفلیت اور بینر و ہولڈنگ کی طرح گلی کوچوں سڑکوں پر مارے مارے پھرتے ہیں اور وہی فضایل ان کے اپنوں کے لیے عین ایمان ہیں یہی حال ان لوگوں کا ہے کہ لفظ تاج الشریعہ حضور ازہری میاں کے لئے حرام اور کیا کیا ہوجاتا ہے اور جب وہ ہی لفظ صدرالشریعہ اول کے لیے مستعمل ہوتا ہے تو منہ بند ہوجاتا ہے اب آپ غور کریں کہ اللہ کے ایک نیک بندے سے عداوت ان کو کہاں لے جا کر ذلیل کرتی ہے، اب ہم ان معترضین کے طور پر پوچھنا چاہتے ہیں اس فقیہ بارے آپ کا کیا خیال ہے؟

جس نے ان کو لقب دیا ان بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

اور جو علما ان کو اس لقب سے یاد کرتے رہے ان کے لئے آپ کا شرعی نظریہ کیا؟

اور جو حضرات اس کتاب مستطاب کو چھاپ رہے ہیں ان کے بارے میں آپ کو فتوی کیا ہوگا؟

کچھ سالوں سے شرح وقایہ مبارکپور سے چھپ رہی ہے چھاپنے والی ٹیم پر آپ کا کیا حکم ہوگا؟''

25رمارچ کو یہ تحریر فرمایا:

''سیدی سرکار مفتی اعظم کے سیکڑوں خلفا ہیں مگر ان سب میں حضرت حاجی مبین الدین امروہوی قبلہ کی شان بہت ہی نرالی تھی، حاجی صاحب قبلہ اپنی ذات میں سیرت مصطفوی کا آئینہ تھے، حضور تاج الشریعہ نے فرمایا کہ آپ بہت بڑے عالم تھے مگر غرور علم نہ تھا، آپ کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ اپنے ہاتھ سے کتابوں کی جلد

باندھتے تھے۔

جامعہ نعیمیہ کے مہتمم علامہ یامین صاحب قبلہ کا بیان ہے کہ حاجی صاحب قبلہ تہجد گزار تھے، میں نے جاڑوں کے موسم میں چاہا کہ حاجی صاحب کو گرم پانی دیدوں مگر جب بھی میں گرم پانی لیکر حاضر ہوا تو دیکھا حاجی صاحب قبلہ وضو کر چکے ہیں۔ اللہ اکبر! کیا شان ہے اللہ والوں کی بس یہی کہنا پڑتا ہے من کان للہ کان اللہ لہ''۔

2/اپریل 2017ء عمل کی ترغیب دلانے والا یہ جملہ تحریر فرمایا:

''اگلے زمانے کے لوگ خود عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے اور ہم لوگ عمل کرانے کی کوشش کرتے ہیں''۔

علم وعمل اور فکر وفن کا یہ چمکتا، دمکتا، درخشاں سورج 15/رمضان المبارک 1438ھ مطابق 11/جون 2017ء بروز اتوار تقریبا 12/بجے دن کو ہمیشہ ہمیش کے لیے غروب ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ رجعون، دوسرے دن صبح بعد نماز فجر تقریبا 6/بجے وارث علوم اعلیٰ حضرت، نائب مفتی اعظم ہند، شیخ الاسلام والمسلمین، تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری قاضی القضاۃ فی الہند دامت برکاتھم العالیہ کی اقتدا میں علما ومشائخ، حفاظ وائمہ اور عوام اہل سنت پر مشتمل ہزاروں افراد کی بھیڑ نے نماز جنازہ ادا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب قدس سرہ کے درجات کو بلند فرمائے، ان کو جنت الفردوس میں بلند وبالا مقام عطا فرمائے، ان کے صدقہ میں ہم کو بھی علم وعمل، سچی توبہ اور دین وسنیت کی خدمات کا جذبہ عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین بجاہ النبی الأمین الکریم علیہ أفضل الصلاۃ والتسلیم